تفسیر سورۃ الجمعہ

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴

آسمان و زمین کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے جو بادشاہ نہایت پاک ہے غالب و باحکمت ہے ○ وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ○ اور دوسروں کے لئے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے اور وہی ہے غالب باحکمت ○ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے اپنا فضل دے اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل کا مالک ہے ○

قرآن حکیم آفاقی کتاب ہدایت ہے: ☆☆ (آیت: ۱-۴) اور جگہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ نہ کرتی ہو۔ تمام مخلوق خواہ آسمان کی ہو خواہ زمین کی اس کی تعریفوں اور پاکیزگیوں کے بیان میں مصروف و مشغول ہے وہ آسمان و زمین کا بادشاہ اور ان دونوں میں اپنا پورا تصرف اور اٹل حکم جاری کرنے والا ہے وہ تمام نقصانات سے پاک اور بے عیب ہے تمام صفات کمالیہ کے ساتھ موصوف ہے وہ عزیز و حکیم ہے اس کی تفسیر کئی بار گذر چکی ہے۔ اُمِّیُّوْنَ سے مراد عرب ہیں جیسے اور جگہ فرمان باری ہے وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ الخ یعنی تو اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہہ دے کہ کیا تم نے اسلام قبول کیا؟ اور وہ مسلمان ہو جائیں تو تو راہ راست پر ہیں اور اگر منہ پھیر لیں تو تجھ پر تو صرف پہنچا دینا ہے اور بندوں کی پوری دیکھ بھال کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے یہاں عرب کا ذکر کرنا اس لئے نہیں کہ غیر عرب کی نفی ہو بلکہ صرف اس لئے کہ ان پر احسان و اکرام بہ نسبت دوسروں کے بہت زیادہ ہے۔ جیسے اور جگہ ہے وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ یعنی یہ تیرے لئے بھی نصیحت ہے اور تیری قوم کے لئے بھی یہاں بھی قوم کی خصوصیت نہیں کیونکہ قرآن کریم سب جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔ اسی طرح اور جگہ فرمان ہے وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ "اپنے قرابت دار کنبہ والوں کو ڈرا دے" یہاں بھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ کی تنبیہ صرف اپنے گھر والوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے بلکہ عام ہے۔ ارشاد

باری ہے قُلُ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں- ایک اور جگہ فرمان ہے لِاُنۡذِرَکُمۡ بِہٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ یعنی ''اس کے ساتھ میں تمہیں خبردار کر دوں اور ہر اس شخص کو جسے یہ پہنچے'' اسی طرح قرآن کی بابت فرمایا وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُہٗ تمام گروہ میں سے جو بھی اس کا انکار کرے وہ جہنمی ہے' اسی طرح کی اور بھی بہت سی آیتیں ہیں' جن سے صاف ثابت ہے کہ حضورؐ کی بعثت روئے زمین کی طرف تھی' کل مخلوق کے آپؐ پیغمبر تھے' ہر سرخ وسیاہ کی طرف آپؐ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے-صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیۡہِ-سورۂ انعام کی تفسیر میں اس کا پورا بیان ہم کر چکے ہیں اور بہت سی آیات واحادیث وہاں وارد کی ہیں فالحمدللہ۔

میں دعائے ابراہیمی بن کر آیا: ☆☆ یہاں یہ فرمانا کہ ان پڑھوں یعنی عربوں میں اپنا رسول بھیجنا اس لئے ہے کہ حضرت خلیل اللہ کی دعا کی قبولیت معلوم ہو جائے' آپ نے اہل مکہ کے لئے دعا مانگی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان میں ایک رسول ان ہی میں سے بھیجے جو انہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائے' انہیں پاکیزگی سکھائے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دے' پس اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی یہ دعا قبول فرمائی اور جبکہ مخلوق کو نبی اللہ کی سخت حاجت تھی سوائے چند اہل کتاب کے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سچے دین پر قائم تھے اور افراط وتفریط سے الگ تھے باقی تمام دنیا دین حق کو بھلا بیٹھی تھی اور اللہ کی ناراضی کے کاموں میں مبتلا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا۔ آپؐ نے ان ان پڑھوں کو اللہ کے کلام کی آیتیں پڑھ کر سنائیں' انہیں پاکیزگی سکھائی اور کتاب وحکمت کا معلم بنا دیا' حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے- سنئے عرب حضرت ابراہیمؑ کے دین کے دعویدار تھے لیکن حالت یہ تھی کہ اصل دین کو خورد برد کر چکے تھے' اس میں اس قدر تبدل تغیر کر دیا تھا کہ توحید شرک سے اور یقین شک سے بدل چکا تھا' ساتھ ہی بہت سی اپنی ایجاد کردہ بدعتیں دین اللہ میں شامل کر دی تھیں۔ اسی طرح اہل کتاب نے بھی اپنی کتابوں کو بدل دیا تھا' ان میں تحریف کر لی تھی اور متغیر کر دیا تھا' ساتھ ہی معانی میں بھی الٹ پھیر کر لیا تھا۔ پس اللہ پاک نے حضرت محمد ﷺ کو عظیم الشان شریعت اور کامل مکمل دین دے کر دنیا والوں کی طرف بھیجا کہ اس فساد کی آپ اصلاح کریں' اہل دنیا کو اصل احکام الٰہی پہنچائیں' اللہ کی مرضی اور نامرضی کے احکام لوگوں کو معلوم کرا دیں' جنت سے قریب کرنے والے عذاب سے نجات دلوانے والے تمام اعمال بتلائیں ساری مخلوق کے ہادی بنیں' اصول وفروع سب سکھائیں' کوئی چھوٹی بڑی بات باقی نہ چھوڑیں' تمام تر شک شبہے سب کے دور کر دیں اور ایسے دین پر لوگوں کو ڈال دیں جن میں ہر بھلائی موجود ہو۔ اس بلند وبالا خدمت کے لئے آپؐ میں وہ برتریاں اور بزرگیاں جمع کر دیں جو نہ آپ سے پہلے کسی میں تھیں نہ آپ کے بعد کسی میں ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپؐ پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام نازل فرماتا رہے آمین-

اہل فارس کی عظمت: ☆☆ دوسری آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح بخاری شریف میں مروی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی جب آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو لوگوں نے پوچھا کہ اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ سے کیا مراد ہے' تین مرتبہ حضورؐ سے سوال ہوا' تب آپؐ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس ہوتا تو بھی ان لوگوں میں سے ایک یا کئی ایک پا لیتے-

اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہ سورت مدنی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضورؐ کی پیغمبری تمام دنیا والوں کی طرف ہے صرف عرب کے لئے مخصوص نہیں کیونکہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فارس والوں کو فرمایا- اسی عام بعثت کی بنا پر آپ نے فارس وروم کے بادشاہوں کے نام اسلام قبول کرنے کے فرامین بھیجے-حضرت مجاہدؒ وغیرہ بھی فرماتے ہیں اس سے مراد عجمی لوگ ہیں یعنی عرب کے سوا کے لوگ جو حضورؐ پر

ایمان لائیں اور آپ کی وحی کی تصدیق کریں۔ ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے کہ اب سے تین تین پشتوں کے بعد آنے والے میرے امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ وہ اللہ عزت و حکمت والا ہے' اپنی شریعت اور اپنی تقدیر میں غالب با حکمت ہے' پھر فرمان ہے یہ اللہ کا فضل ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی زبردست عظیم الشان نبوت کے ساتھ سرفراز فرمانا اور اس امت کو اس فضل عظیم سے بہرہ ور کرنا' یہ خاص اللہ کا فضل ہے' اللہ اپنا فضل جسے چاہے دے' وہ بہت بڑے فضل و کرم والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵

جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہو' اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے' اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○

کتابوں کا بوجھ لادا گدھا اور بے عمل عالم: ☆☆ (آیت:۵) ان آیتوں میں یہودیوں کی مذمت بیان ہو رہی ہے کہ انہیں تورات دی گئی عمل کرنے کے لئے' انہوں نے اسے لیا پھر عمل نہ کیا' فرمایا جاتا ہے کہ ان کی مثال گدھے کی سی ہے کہ اگر اس پر کتابوں کا بوجھ لاد دیا جائے تو اسے یہ تو معلوم ہے کہ اس پر کوئی بوجھ ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہے؟ اسی طرح یہود ہیں کہ ظاہری الفاظ تو خوب رٹے ہوئے ہیں لیکن نہ تو یہ معلوم ہے کہ مطلب کیا ہے؟ نہ اس پر ان کا عمل ہے بلکہ اور تبدل و تحریف کرتے رہتے ہیں۔ پس دراصل یہ اس بے سمجھ جانور سے بھی بدتر ہیں' کیونکہ اسے تو قدرت نے سمجھ ہی نہیں دی لیکن یہ سمجھ رکھتے ہوئے پھر بھی اس کا استعمال نہیں کرتے' اسی لئے دوسری آیت میں فرمایا گیا ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ یہ لوگ مثل چوپایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے' یہ غافل لوگ ہیں۔ یہاں فرمایا اللہ کی آیتوں کے جھٹلانے والوں کی بری مثال ہے' ایسے ظالم اللہ کی رہنمائی سے محروم رہتے ہیں۔

مسند احمد میں ہے جو شخص جمعہ کے دن امام کے خطبہ کی حالت میں بات کرے' وہ مثل گدھے کے ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو اور جو اسے کہے کہ چپ رہ اس کا بھی جمعہ جاتا رہا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ ع ۱

کہہ دے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو ○ یہ ہرگز موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ